07

حضرت ہود علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۷

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَنَجَّیْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَیَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ
الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ۙ وَلُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىِٕثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ ﴿۷۴﴾ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِیْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ﴿۷۸﴾ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّیٰطِیْنِ مَنْ یَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَیَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۲﴾ۙ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ۚۖ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ۚۖ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾
وَالَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖؗ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات

روایت کے مطابق ہُودؑ عبداللہ کے بیٹے تھے اور عبداللہ بن عادر باح بن حلوس بن عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوحؑ کے فرزند تھے۔ بعضوں نے کہاہے کہ ہودؑ کا نام عابر ہے اور وُہ صالحؑ کے بیٹے تھے اور وُہ ازمحشد کے اور وُہ سام بسیر نوحؑ کے بیٹے تھے۔ ہودؑ کو ہود اس لئے کہتے ہیں کہ آپ اپنی قوم میں امر کے ساتھ ہدایت یافتہ تھے جس سے قوم گمراہ تھی۔ ہودؑ قوم عاد کے ایک قبیلہ میں سے تھے جس کی آبادی کاشقوق سے اخضر تک ایک گاؤں تھا۔ اُن کے شہر چار منزل کے تھے اور ان کے پاس زراعت کافی اور خرما کے درخت بہت تھے۔ قوم عاد کے تیرہ قبیلے تھے اور وُہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ ان کی عُمریں وراز اور قد بلند تھے۔ خدا نے پہاڑوں اور پتھروں کواُن کا مسخر قرار دیا تھااور محنت ومشقّت کی ایسی طاقت بخشی تھی کہ نہ اُن سے پہلے کسی کو بخشی، نہ اُن کے بعد کسی کو عطا فرمائی اور کوئی اُمّت تعداد اور قوت و غضب میں اُن سے زیادہ نہ ہوئی۔ اُن کے قد بڑے درخت خرم کے مانند لانبے ہوتے تھے اور یہ ہاتھ سے پہاڑ کے ٹکڑے اکھاڑ لیتے تھے۔ اُن میں سے اکثر دہنا، بیرین اور عالج میں رہتے تھے جن کے حدود یمن تک ہیں۔ ہودؑ ان میں حسب ونسب اور بزرگی وثروت والے تھے۔ ان کے پاس بہت دولت تھی اور وُہ آدمؑ سے بہت مشابہ تھے ان کا رنگ گندمی تھا۔ جسم پر بال بہت تھے اور وُہ خوبصُورت انسان تھے۔ آدمؑ سے مشابہت میں یوسفؑ کے علاوہ ان کا کوئی مثل نہ ہُوا۔ ہودؑ کی زبان عربی تھی اور تجارت کیا کرتے تھے۔

ترجمہ، (قومِ) عاد نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا سو (اُن پر) میرا عذاب اور میرا اڈرانا کیسا (عبرت ناک) رہا ﴿۱۸﴾ بیشک ہم نے اُن پر نہایت سخت آواز والی تیز آندھی (اُن کے حق میں) دائمی نحوست کے دن میں بھیجی ﴿۱۹﴾ جو لوگوں کو (اس طرح) اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے درختوں کے تنے ہیں ﴿۲۰﴾ پھر میرا عذاب اور میرا اڈرانا کیسا (عبرت ناک) رہا ﴿۲۱﴾ سورۃ القَمَرِ

جب حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت آیا تو آپؑ نے اپنے شیعوں اور اطاعت کرنے والوں کو طلب کیا اور فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد حجت خدا کی غیبت کا زمانہ ہے جس میں پیشوایان باطل اور بادشاہان جابر کا غلبہ ہوگا اور خداوند عالم تم سے اس شدّت کو میرے ایک قائم کے ذریعہ سے رفع کرے گا جس کا نام ہودؑ ہوگا۔ جو پسندیدہ ہیئت اور اخلاق حمیدہ اور سکینہ و وقار کا حامل ہوگا اور مجھ سے خلق و صورت میں مشابہ ہوگا۔ جب وُہ ظاہر ہوگا خداوند عالم تمہارے دشمنوں کو ہوا کے ذریعہ سے ہلاک کرے گا۔ اسی لئے مومنین برابر حضرت ہودؑ کے آنے کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ایک طویل مدّت گزر گئی اور اُن پر بلائیں شدید ہوگئی تھیں تو وُہ لوگ ناامید ہوگئے اور بہت سے لوگ گمراہ بھی ہوگئے، تو خدا نے ہودؑ کو مبعُوث فرمایا اور جب ہودؑ کی عمر چالیس سال کی ہُوئی تو خدا نے اُن پر وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو میری عبادت اور وحدانیت کی دعوت دو اور بُتوں کی پرستش سے منع کرو۔ اگر وُہ قبول کریں گے تو اُن کی قوت اور مال میں اضافہ کروں گا۔ ایک روز وُہ لوگ ایک مقام پر جمع تھے اُس وقت ہودؑ اُن کے پاس آئے تو اُن لوگوں نے آپؑ سے کہا کہ اے ہودؑ تم ہمارے نزدیک قابل اعتماد اور امین ہو۔ جس پر ہودؑ نے اُن سے کہا کہ میں خدا کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ تم لوگ خدا کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے اور اُس کے سوا کوئی معبُود نہیں ہے اور بتوں کی پرستش ترک کرو۔ اُن لوگوں نے جب آپؑ کا یہ کلام سُنا تو غضبناک ہو کر آپؑ کی طرف دوڑے اور آپؑ کا گلا گھوٹنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آپؑ مرنے کے قریب پہنچ گئے تو چھوڑا۔ ہودؑ ایک روز تک بے ہوش پڑے رہے اور جب ہوش آیا تو

ترجمہ، اور (اسی طرح) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ بھائیو خدا ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿۶۵﴾ تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم ہمیں احمق نظر آتے ہو اور ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ﴿۶۶﴾ انہوں نے کہا کہ بھائیو مجھ میں حماقت کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں رب العالمین کا پیغمبر ہوں ﴿۶۷﴾ میں تمہیں خدا کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں ﴿۶۸﴾ کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ تم میں سے ایک شخص کے ہاتھ تمہارے (بقیہ اگلے صفحے پر)

عرض کی کہ پروردگارا جو کچھ تو نے حکم دیا میں نے اس کی تعمیل کی، اور جو کچھ اُن لوگوں نے کیا تو نے دیکھ لیا۔ اس وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم بددل اور رنجیدہ نہ ہو اور اپنی قوم کی ہدایت میں سستی نہ اختیار کرو، حالانکہ میں نے وعدہ کیا ہے کہ تمہارا خوف اُن کے دلوں میں ڈال دوں گا۔ پھر وہ لوگ تمہارے زدوکوب پر قادر نہ ہوں گے۔ یہ سُنکر ہودؑ پھر اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا تم لوگوں نے بہت فساد اور سرکشی اخیتار کی ہے۔ ان لوگوں نے کہا ہودؑ ان باتوں کو ترک کرو ورنہ اس مرتبہ تم کو ایسی اذیّت دیں گے کہ پہلی تکلیف بُھول جاؤ گے۔ لیکن ہودؑ نے بغیر کسی خوف کے فرمایا سرکشی سے باز آؤ اور اپنے پروردگار سے توبہ کرو۔ پھر تو اُن کے دلوں میں ہودؑ کا رُعب اور خوف قائم ہو گیا۔ انہوں نے سمجھا کہ اب ہم لوگ ہودؑ کی زدوکوب پر قادر نہیں ہیں لہٰذا تمام قوم نے مل کر آپؑ کی تکلیف پر کمر باندھی۔ حضرت ہودؑ نے اُن لوگوں میں نعرہ کیا جس کی شدت اور دہشت سے وُہ لوگ دُور ہٹ گئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی نوحؑ کی قوم کے مانند کفر پر اڑے ہو۔ جس طرح نوحؑ نے اپنی قوم کے لئے بددُعا کی تھی تم لوگ اُسی کے مستحق ہو کہ میں بھی بددُعا کروں۔ اُن لوگوں نے کہا نوحؑ کی قوم کے تمام خدا کمزور و ناتواں تھے اور ہمارے سب خدا مضبُوط اور قوی ہیں اور ہماری طاقتیں بھی تم کو معلوم ہیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں ان لوگوں کے قد ایک سو بیس ہاتھ ہوتے تھے اور جسم کی چوڑائی ساٹھ ہاتھ۔ ان میں کوئی جب چاہتا ایک چھوٹے پہاڑی ٹیلہ کو اکھاڑ پھینکتا تھا۔ اسی طرح ہودؑ نے ان لوگوں کو سات سو ساٹھ سال دعوت کی تو صرف سام کی اولاد کے لوگ ایمان لائے جن کو

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو تو کرو جب اس نے تم کو قوم نوح کے بعد سردار بنایا۔ اور تم کو پھیلاؤ زیادہ دیا۔ پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو۔ تاکہ نجات حاصل کرو ﴿٦٩﴾ وہ کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم اکیلے خدا ہی کی عبادت کریں۔ اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں ان کو چھوڑ دیں؟ تو اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اسے لے آؤ ﴿٧٠﴾ ہود نے کہا تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب کا (نازل ہونا) مقرر ہو چکا ہے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

ہودؑ کے اوصاف معلوم ہو چکے تھے۔ لیکن دوسرے لوگ عقیم کے ذریعہ ہلاک ہُوئے اور جب خدا نے چاہا کہ ان کو ہلاک کرے تو احقاف کے میدانوں کی ریت اور پتھر ان کے گرد جمع کر کے ٹیلے بنا دیئے۔ ہودؑ نے اُن سے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ ٹیلے خدا کی طرف سے تمہارے لئے عذاب نہ ہوں۔ غرض ہودؑ اُن کی سرکشی کے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے۔ ان ٹیلوں نے آپ کو آواز دی کہ آپؑ خوش ہوں کہ قوم عاد پر ہمارے ذریعہ سے ایک روز بد آئے گا۔ جب ہودؑ نے یہ آواز سُنی تو فرمایا کہ اے قوم، خدا سے ڈرو اور اُس کی عبادت کرو۔ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو یہ پہاڑ اور ٹیلے سب کے سب تمہارے لئے خدا کا عذاب اور غضب ہو جائیں گے۔ ان لوگوں نے یہ سُن کر ٹیلوں کو کھود کر ہٹانا چاہا لیکن جس قدر وُہ ہٹاتے تھے ٹیلے اور زیادہ جمع ہوتے جاتے تھے آخر ہودؑ نے عرض کی کہ پروردگارا تیری رسالت جس قدر پہنچاتا ہوں ان کا کفر زیادہ ہی ہوتا جاتا ہے۔ خدا نے ان کو وحی کی کہ میں اُن سے بارش روکے دیتا ہوں اور سات برس تک بارش اُن سے روک دی یہاں تک کہ اُن میں قحط ظاہر ہُوا۔ ہودؑ خود بھی زراعت کرتے تھے اور اُس کے لئے آب کشی کیا کرتے تھے۔ ایک بار ایک گروہ آپ کے دروازہ پر آیا اور آپ کو پکارا تو ایک بوڑھی عورت باہر آئی جس کے بال سفید تھے اور ایک آنکھ نہ تھی۔ اس نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم فلاں شہر سے آئے ہیں۔ خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار ہیں، اس لئے آئے ہیں کہ ہودؑ ہمارے لئے دُعا کریں کہ ہمارے شہروں میں پانی برسے اس نے کہا اگر ہودؑ کی دُعا مستجاب ہوتی تو وہ خود اپنے لئے دُعا کرتے کیونکہ اُن کی تمام زراعت پانی کی کمی کی وجہ سے خشک

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنی طرف سے) رکھ لئے ہیں۔ جن کی خدا نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ تو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ﴿۷۱﴾ پھر ہم نے ہود کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو نجات بخشی اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں ﴿۷۲﴾

ہو گئی ہے۔ان لوگوں نے پُوچھا کہ اس وقت وُہ کہاں ہیں؟ عورت نے جواب دیا کہ فلاں مقام پر ہیں۔ وُہ لوگ آنحضرتؑ کی خدمت میں آئے اور کہا، اے پیغمبر خدا، ہمارے شہر خشک ہو گئے ہیں اور پانی نہیں برستا ہے۔ خدا سے دُعا کیجئے کہ وُہ ہمارے لئے پانی برسائے اور ہم کو نعمت فراواں عطا فرمائے۔ ہودؑ یہ سُنکر نماز کے لئے تیار ہُوئے اور نماز پڑھکر اُن کے لئے جب دُعا کر چکے اور اُن سے فرمایا کہ واپس جاؤ خدا نے تمہارے لئے آب باراں نازل کیا اور تمہارے شہروں میں فراوانی حاصل ہوئی تو اُن لوگوں نے کہا، اے پیغمبر خدا ایک عجیب بات ہم لوگوں نے مشاہدہ کی۔ پُوچھا وہ کیا؟ اُن لوگوں نے بیان کیا آپ کے دولت کدہ پر ایک ضعیفہ سفید بال اور ایک چشم ہم نے دیکھی۔ اُس نے ایسی باتیں کیں۔ ہودؑ نے فرمایا وُہ میری بیوی ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اُس کی عمر دراز کرے۔ اُن لوگوں نے پُوچھا کس سبب سے؟ فرمایا خدا نے کسی مومن کو نہیں پیدا کیا مگر یہ کہ اُس کے لئے ایک دُشمن بھی ہوتا ہے جو اُس کو تکلیف پہنچاتا ہے اور میری دُشمن وُہ عورت ہے جس کا میں مالک و مختار ہوں۔ غرض کہ ہودؑ اپنی قوم میں رہے اور اُن کو خدا کی طرف دعوت دیتے رہے اور بتوں کی پرستش سے روکتے رہے اور کہتے رہے کہ خدا واحد کی عبادت کرو تاکہ تمہارے شہروں کی آبادی میں ترقی ہو اور خدا تم پر بارش نازل کرے۔ لیکن وُہ لوگ ایمان نہیں لائے تو ہودؑ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تم لوگوں کو ہلاک کرے گا۔ آپؑ کی یہ آواز تمام پہاڑوں تک پہنچی یہاں تک کہ تمام درندوں و حشیوں اور طائروں نے سُنا۔ اور ہر

ترجمہ، اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود (کو بھیجا) انہوں نے کہا کہ میری قوم! خدا ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم (شرک کرکے خدا پر) محض بہتان باندھتے ہو ﴿۵۰﴾ میری قوم! میں اس (وعظ و نصیحت) کا تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو اس کے ذمّے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ بھلا تم سمجھتے کیوں نہیں؟ ﴿۵۱﴾ اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے توبہ کرو۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا اور (دیکھو) گنہگار بن کر رو گردانی نہ کرو ﴿۵۲﴾

(بقیہ اگلے صفحے پر)

جنس کے جانور آپؑ کے پاس حاضر ہوئے اور گریہ کر کے کہا کہ کیا آپؑ ہم کو بھی نافرمانوں کے ساتھ ہلاک کریں گے۔ یہ سُن کر ہودؑ نے اُن کے لئے بارگاہ خدا میں دُعا کی۔ خدا نے وحی فرمائی کہ میں اُس کو ہلاک نہ کروں گا جس نے میری نافرمانی نہیں کی ہے۔ پھر خدا نے اُن پر نہایت سرد اور تُند ہوا بھیجی جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ ایک ابر آرہا ہے۔ وُہ لوگ خوش ہُوئے اور کہنے لگے کہ اب پانی برسے گا، لیکن جب اُن لوگوں کو محسوس ہوا کہ ہوا پر ہوا اُن کی طرف چلی آرہی ہے تو ہودؑ سے کہنے لگے کہ ہم کو ہوا سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ ہودؑ نے فرمایا کہ یہ وہی عذاب ہے جس کو تم لوگوں نے خود عجلت کے ساتھ طلب کیا ہے اور پھر ہودؑ اپنے فرزندوں، مال اور دولت کو لے کر ایک درّہ میں چلے گئے اور خود اُس کے دروازہ پر کھڑے ہُو گئے تا کہ ہوا سے اپنے اہل و عیال اور مال کو بچائیں۔

ایک اور روایت کے مطابق، یقیناً حق تعالٰی کے خزانہ قدرت میں باد رحمت اور باد عذاب دونوں ہیں۔ لیکن جب وُہ چاہتا ہے باد عذاب کو باد رحمت قرار دے دیتا ہے۔ لیکن کبھی باد رحمت کو باد عذاب نہیں بناتا۔ کیوں کہ ایسا ہر گز نہیں ہوتا کہ کوئی گروہ خدا کی اطاعت کرے اور وُہ اُن کے لئے وبال ہو لیکن جبکہ وُہ اطاعت سے منحرف ہو جائیں۔ جیسا کہ قوم یونسؑ کے ساتھ کیا کہ اُن کے لئے عذاب مقدور و مقرر فرما چکا تھا اور عذاب نے ان کو گھیر لیا تھا۔ لیکن وُہ لوگ ایمان لائے اور خدا کی بارگاہ میں تضرع وزاری کی تو عذاب کو روک دیا اور باد عقیم جس کو خدا نے قوم عاد کے لئے بھیجا۔ باد عقیم اسی زمین میں ہے جس پر ہم آباد ہیں وُہ ستر ہزار آہنی زنجیروں سے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، وہ بولے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل ظاہر نہیں لائے اور ہم (صرف) تمہارے کہنے سے نہ اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ تم پر ایمان لانے والے ہیں ﴿۵۳﴾ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمہیں آسیب پہنچا کر (دیوانہ کر) دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں اس سے بیزار ہوں ﴿۵۴﴾ (یعنی جن کی) خدا کے سوا (عبادت کرتے ہو تو) تم سب مل کر میرے بارے میں جو تدبیر (کرنی چاہو) کر لو اور مجھے مہلت نہ دو ﴿۵۵﴾ میں خدا پر

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بندھی ہوئی ہے اور ہر زنجیر پر ستر ہزار فرشتے موکل ہیں۔ جب حق تعالیٰ نے اس ہوا کو قوم عاد پر مسلّط کیا اور اس کے نگہبانوں نے اس ہوا کو اس قدر باہر کرنے کی اجازت طلب کی جتنی کہ گائے کے دماغ سے نکلتی ہے۔ اگر خدا اجازت دے دیتا تو وُہ زمین کی کسی چیز کو بغیر جلائے نہ چھوڑتی۔ لیکن حق تعالیٰ نے اُس کے موکلوں کو وحی کی کہ اس کو انگشتری کے سُوراخ کے بقدر باہر نکالیں۔ یہ عذاب کی ایک ہوا تھی جس میں رحم کی مطلق گنجائش نہیں اس سے کسی گھاس کی نشو ونما نہیں ہوتی۔ وُہ زمین کے ساتویں طبقہ سے برآمد ہوئی تھی اور یہ ہوا کبھی ظاہر نہیں ہوئی سوائے اس وقت کے جب کہ قوم عاد پر خدا نے غضب فرمایا، اس وقت بھی خزینہ داروں کو حکم تھا کہ اس ہوا کو بقدر کشادگی انگشتری باہر نکالیں۔ خازلوں نے درگاہ باری میں عرض کی کہ خداوندا اس ہوا نے ہم سے سرکشی کی ہم کو خوف ہے کہ اس سے کہیں تیرے وُہ بندے جو گنہگار نہیں ہیں اور جن سے تیرے شہروں کی آبادی ہے ہلاک نہ ہو جائیں۔ اس وقت حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو بھیجا کہ اس کو اپنے پروں سے واپس کریں اور جس قدر حکم ہے اسی قدر باہر رہنے دیں۔ لہٰذا جس قدر کہ خدا کی مشیت تھی اس کے علاوہ تمام ہوا واپس کی گئی اور اسی باقی ماندہ ہوا نے قوم عاد اور اُن کے قریب کے لوگوں کو ہلاک کیا۔ اسی ہوا سے خداوند عالم ابتدائے قیامت میں پہاڑوں، ٹیلوں، شہروں اور قصروں کو گرا کر زمین کے برابر کر دے گا اور مثل بالو کے بنا دیا جو ہوا میں اُڑتے ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے "یعنی وُہ ہوا جس چیز تک پہنچتی تھی اس کو بوسیدہ ہڈی اور بوسیدہ گھاس کے مانند کئے بغیر نہ چھوڑتی تھی" اسی سبب سے ان شہروں میں ریگ رواں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے، بھروسہ رکھتا ہوں (زمین پر) جو چلنے پھرنے والا ہے وہ اس کو چوٹی سے پکڑے ہوئے ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے رستے پر ہے ﴿۵٦﴾ اگر تم روگردانی کروگے تو جو پیغام میرے ہاتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، وہ میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اور میرا پروردگار تمہاری جگہ اور لوگوں کو لا بسائے گا۔ اور تم خدا کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے۔ میرا پروردگار تو ہر چیز پر نگہبان ہے ﴿۵۷﴾ اور جب ہمارا حکم عذاب آ پہنچا تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی مہربانی (بقیہ اگلے صفحے پر)

کی کثرت ہے کیونکہ ہوا نے ان شہروں کو اسی طرح ریزہ ریزہ کردیا۔ پہاڑوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکتی تھی جس طرح اُن کے مکانات کو کھود کر ریزہ ریزہ کردیتی تھی۔ اسی سبب سے بالو میں پہاڑ نہیں ہوتے اور اسی وجہ سے خدا نے اس کو ذات العماد فرمایا ہے کیونکہ قوم عاد کے لوگ پہاڑوں سے کھمبے اور ستون پہاڑوں کی بلندی کے برابر تراشتے تھے اور ان کھمبوں کو نصب کرتے تھے۔ پھر قوم عاد کا انجام یہ ہُوا کہ جس قدر بھی رُوئے زمین پر جن جن شہروں میں بالو ہیں وُہ سب قوم عاد کے زمانہ میں اُن کے مسکن تھے۔ بالو پہلے بھی شہروں میں تھا لیکن کم تھا۔ مگر آخر زمانہ میں زیادہ ہو گیا اور وُہ دراصل قوم عاد کے مضبوط قصر، قلعے، شہر، مکانات اور باغات تمام شہروں سے زیادہ تھے۔ جب وُہ لوگ سرکشی پر آمادہ ہوئے اور بتوں کی پرستش کرنے لگے تو حق تعالیٰ اُن پر غضبناک ہُوا اُن پر پہلے چیونٹیوں کو مسلّط فرمایا تو وُہ لوگ اُن کے بھی رفع کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ چیونٹیاں اُن کے کان، ناک، آنکھ اور مُنہ میں داخل ہوتی تھیں اور اُن لوگوں نے اپنے شہروں میں رہنا ترک کردیا اور مال و دولت چھوڑ کر دُور چلے گئے۔ پھر خدا نے اُن پر ہوا کو مسلّط کیا جو اُن کے مردوں اور عورتوں کو زمین سے آسمان تک بلند کرتی پھر دریاؤں میں پھینک دیتی تھی یا پھر کبھی بلند کر کے سر کے بل پٹکتی تھی اور اُن کے مکانوں کو ریزہ ریزہ کردیتی تھی۔ بس یہ عذاب سات شب اور آٹھ روز تک قائم رکھا اور باد عقیم کے ذریعہ سے ہودؑ کے دُشمنوں کو ہلاک کیا۔ اُن کی ہلاکت کے بعد ہودؑ مکّہ میں اُن لوگوں کے ساتھ مقیم ہو گئے جو آپؑ پر ایمان لائے تھے اور اپنی وفات تک آپ نے مکّہ ہی میں قیام فرمایا۔ حضرت صالحؑ نے بھی ایسا ہی کیا اور اُس درّہ رَوحا میں جو مکّہ سے قریب ہے ستّر ہزار پیغمبر حج کے قصد سے گئے ہیں سب کے لباس بالوں سے بنے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سے بچالیا۔ اور ان کو عذاب شدید سے نجات دی ﴿۵۸﴾ یہ (وہی) عاد ہیں جنھوں نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر متکبر و سرکش کا کہا مانا ﴿۵۹﴾ تو اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگی رہے گی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) دیکھو عاد نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ (اور) سن رکھو ہود کی قوم عاد پر پھٹکار ہے ﴿۶۰﴾

ہُوئے تھے۔ اُن کے اُونٹوں کی مہار بھی بال سے بٹی ہوئی ڈوریوں کی تھی اور وُہ مختلف تلبیہ کہتے تھے۔ انہی پیغمبروں کی جماعت سے ہودؑ، صالحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، شعیبؑ اور یونسؑ تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ ہوائیں پانچ قسم کی ہیں ان میں سے ایک عقیم ہے اور کوئی ہوا باہر نہیں آئی مگر بقدر یکیال اور پیمانہ کے، لیکن عاد کے زمانے میں جو ہوا خزینہ داروں کے حکم کے خلاف زیادتی کے ساتھ نکلی وُہ ایک سوئی کے سُوراخ کے مانند تھی جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا اور اس کے شر سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ قوم ہودؑ کی عُمر چار سو سال تھی پہلے خدا نے تین سال تک ان کو قحط و خشک سالی میں مبتلا کیا۔

ایک روایت کے مطابق مقصم کے حکم سے بطانیہ میں تین سو قد کی لمبائی کا گہرا ایک کنؤاں کھودا گیا لیکن پانی نہ نکلا تو اُس نے کنؤاں کھودنا ترک کر دیا اور دُوسرا کنؤاں نہ کھودوایا۔ جب متوکل خلیفہ ہوا تو اُس نے بھی حکم دیا کہ کنؤاں کھودا جائے جب تک کہ پانی نہ نکلے۔ کنؤاں کھودنا شروع کیا گیا، آخر میں ایک پتھر تک پہنچے۔ جب اُس کو توڑا تو وہاں سے نہایت سرد ہوا نکلی جس نے ہر ایک کو جو اُس کے قریب تھے ہلاک کر دیا۔ یہ خبر متوکل کو پہنچی جس کو سُن کر وُہ اور اُس کے پاس جتنے علما تھے سب حیران ہُوئے اور کچھ نہ سمجھ سکے۔ آخر کار اس بارے میں امام علی نقیؑ کی خدمت میں خط لکھا۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ یہ سب احقاف کے شہر ہیں جن میں قوم عاد آباد تھی حق تعالیٰ نے جن کو تیز اور سرد ہُوا کے ذریعہ سے ہلاک کیا تھا۔ ان کے تمام شہر آباد اور نعمتوں سے معمور تھے اس کے بعد قوم کی نافرمانی اور بارش کا بند ہونا وغیرہ بیان کر کے فرمایا کہ پھر عذاب کا وقت آیا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ امام موسیٰ کاظمؑ سے بھی منقول ہے۔

ترجمہ، بھلا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔ اور جو ان کے بعد تھے۔ جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں (جب) ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے مونہوں پر رکھ دیئے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے قوی شک میں ہیں ﴿۹﴾ سورۃ ابراھیم

حق تعالٰی نے بہت سی آیتوں میں عاد کے قصّہ کو بیان فرمایاہے۔ چنانچہ ایک مقام پر فرمایاہے کہ ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا یعنی جو ان کے قبیلہ سے تھے۔ دُوسرے مقام پر فرمایا کہ قوم عاد نے مرسلین کی تکذیب کی جس وقت کہ اُن کے بھائی ہودؑ نے اُن سے کہا کہ تم لوگ عذاب خدا سے کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو یقیناً تمہارے لئے رسُول امین ہوں۔ لہٰذا خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے تبلیغ رسالت کے عوض میں کوئی اُجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو عالمین کے پروردگار پر ہے۔ کیا تم ہر بلندی پر یا ہر راستہ پر ایک نشانی بناتے ہو (حالانکہ وُہ عبث و بے کار ہے) اور کھیل کرتے ہو۔ بعضوں نے کہا کہ وُہ لوگ راستوں پر اور بلندیوں پر مینارے بناتے اور اُس پر بیٹھتے تاکہ جو کوئی اُدھر سے گزرے اُس سے مذاق و مسخرہ پن کریں اور بعضوں نے کہا ہے کہ کبوتروں کے واسطے بے فائدہ اپنی تفریح کے لئے بُرجیاں بناتے تھے۔ قصر بلند اور مستحکم عمارتیں تیار کرتے تھے کہ شاید ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ جب کسی پر ہاتھ بڑھاتے تھے تو نہایت ظلم و سختی کے ساتھ۔ لہٰذا خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس سے ڈرو جس نے کہ تمہاری مدّد یعنی اعانت کی ہے اس چیز سے جو تم جانتے ہو یا وُہ نعمتیں جو پے درپے تمہارے لئے بھیجی ہیں جن کو تم جانتے ہو کہ اس نے چہار پایوں اور اولادوں او رباغوں اور چشموں کے ذریعہ سے تمہاری امداد کی ہے۔ میں تمہارے لئے ایک بڑے عذاب کے روز سے ڈرتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے لئے برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا نہ کرو، اور جو کچھ تم کہتے ہو سوائے جُھوٹ کے کچھ نہیں ہے جیسا کہ تم سے پہلے پیغمبروں نے کہا اور ہم لوگ

ترجمہ، کھڑکھڑانے والی (جس) کو ثمود اور عاد (دونوں) نے جھٹلایا ﴿٤﴾ سو ثمود تو کڑک سے ہلاک کردیئے گئے ﴿٥﴾ رہے عاد تو ان کا نہایت تیز آندھی سے ستیاناس کردیا گیا ﴿٦﴾ خدا نے اس کو سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلائے رکھا تو (اے مخاطب) تو لوگوں کو اس میں (اس طرح) ڈھئے (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے ﴿٧﴾ بھلا تو ان میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ ﴿٨﴾ سورة الحاقة

سزاوار عذاب نہیں ہیں اور ہودؑ کو جھوٹ کے ساتھ متہم کر کے چھوڑ دیا۔ لہٰذا ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

حضرت ہودؑ کے واقعہ کو ایک اور روایت میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن قلابہ نامی ایک شخص اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلا جو گُم ہو گیا تھا۔ وُہ اس کو عدن کے جنگلوں اور بیابانوں میں تلاش کرتا تھا۔ انہی بیابانوں میں اس کو ایک شہر نظر آیا جس کے گرد ایک حصار تھا۔ چاروں طرف بہت سے قصر اور بے شمار علم بلند تھے یہ دیکھکر وہ سمجھا کہ اس میں آبادی ہو گی۔ وہاں وُہ اپنے اُونٹ کے بارے میں معلوم کرے گا۔ لیکن کسی کو اُس شہر میں داخل ہوتے ہوئے نہ دیکھا تو شہر سے باہر آیا اور اپنے ناقہ سے اُتر کر اس کو ایک طرف باندھ دیا اور اپنی تلوار نیام سے نکال کر شہر کے دروازہ سے داخل ہُوا۔ اُس کو دو بڑے دروازے اور نظر آئے جس سے بڑے اور اُونچے دنیا میں کسی نے نہ دیکھے ہوں گے۔ اُن دروازوں کی لکڑیاں نہایت خوشبودار اور یاقوت زرد و سُرخ سے مرصع تھیں جن کی روشنی سے تمام مکانات روشن تھے۔ یہ دیکھ کر وُہ نہایت متعجّب ہُوا۔ پھر اُس نے ایک دروازہ کھولا اور اندر داخل ہُوا اس میں بھی ایک شہر دیکھا جو بے مثل و بے نظیر تھا۔ اس میں ایسے قصر نظر آئے جن کے ستون زبرجد اور یاقوت سُرخ سے بنائے گئے تھے۔ ہر قصر کے اُوپر کھڑکیاں تھیں اور ہر کھڑکی کے اُوپر ایک دُوسری کھڑکی تھی۔ وُہ سب سونے، چاندی، مروارید، یاقوت اور زبرجد سے بنی ہوئی تھیں۔ اُن قصروں کے دروازے

ترجمہ، جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ﴿۱۲۴﴾ میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿۱۲۵﴾ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۱۲۶﴾ اور میں اس کام سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ (خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے ﴿۱۲۷﴾ بھلا تم ہر اونچی جگہ پر نشان تعمیر کرتے ہو ﴿۱۲۸﴾ اور محل بناتے ہو شاید تم ہمیشہ رہو گے ﴿۱۲۹﴾ اور جب (کسی کو) پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو ﴿۱۳۰﴾ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ﴿۱۳۱﴾ اور اس سے جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جن کو تم جانتے ہو۔ ڈرو ﴿۱۳۲﴾ اس نے تمہیں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بھی شہر کے دروازوں کے مانند تھے جن کی لکڑیاں نہایت خوشبودار اور یاقوت سے مرصع تھیں۔ ان قصروں کے فرش مروارید اور مشک وزعفران کے غلولوں سے بنے ہُوئے تھے۔اس نے ان عمارتوں کو جب دیکھا اور کسی کو وہاں نہ پایا تو خوف زدہ ہُوا ان قصروں کے چاروں طرف کیاریاں تھیں جن میں درخت لگے ہوئے تھے اور اُن میں پھل لٹک رہے تھے ان کے نیچے نہریں جاری تھیں۔اس نے گمان کیا کہ شاید وہی بہشت ہے جس کا خدا نے نیکوں کے لئے وعدہ کیا ہے۔خدا کا شکر ہے کہ دُنیا ہی میں اُس نے مجھے بہشت میں داخل کیا۔ پھر اس نے ان مروارید، مشک اور زعفران کے غلولوں جس قدر کہ لے سکتا تھا لے لیا لیکن زبرجد و یاقوت کا کوئی دانہ نہ اُکھاڑ سکا۔ اور باہر آیا اور اپنے ناقہ پر سوار ہو کر جس راہ سے آیا تھا واپس ہو کر یمن میں پہنچا۔ وہاں ان مروارید، زعفران و مشک کی گولیوں کو دکھایا اور جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا اور ان موتیوں کو فروخت کیا جو کہ امتدادِ زمانہ کے سبب زرد و متغیرّ ہو گئے تھے۔ یہ خبر مشہور ہُوئی اور معاویہ تک پہنچی تو اس نے والئی صنعا کے پاس قاصد بھیجا کہ اس شخص کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ وُہ شخص معاویہ کے پاس آیا۔اُس نے اس کو تنہائی میں بُلا کر حالات دریافت کئے اُس نے معاویہ سے کل واقعہ بیان کیا۔ معاویہ نے کعب الاحباء کو بُلا کر پُوچھا کیا تو نے سُنا یا کتابوں میں دیکھا ہے کہ دُنیا میں کوئی ایسا شہر ہے جو سونے اور چاندی سے بنایا گیا ہے جس کے ستون اور کھمبے یاقوت اور زبرجد کے ہیں اور اس کے قصر کھڑکیاں اور فرش مروارید کے ہیں اور اس کی کیاریوں میں درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ کعب نے کہا ہاں، اس شہر کو عاد کے بیٹے شداد نے تعمیر کیا تھا۔ وہی ارم ذات

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، چارپایوں اور بیٹوں سے مدد دی ﴿۱۳۳﴾ اور باغوں اور چشموں سے ﴿۱۳٤﴾ مجھ کو تمہارے بارے میں بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خوف ہے ﴿۱۳۵﴾ وہ کہنے لگے کہ ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے یکساں ہے ﴿۱۳٦﴾ یہ تو اگلوں ہی کے طریق ہیں ﴿۱۳۷﴾ اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا ﴿۱۳۸﴾ تو انہوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ بے شک اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ﴿۱۳۹﴾ اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے ﴿۱٤۰﴾

العماد ہے جس کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے۔ اور اس کی تعریف میں فرمایا ہے۔ "یعنی شہروں میں اس کا مثل نہیں خلق ہوا ہے"۔ معاویہ نے کہا کہ اُس کا حال مجھ سے بیان کر۔ کعب نے کہا کہ قوم عاد کے علاوہ ایک شخص عاد اولیٰ تھا اُس کے دو پسر تھے۔ ایک کا نام شدید دُوسرے کا شداد تھا۔ جب عاد مر گیا تو اس کے یہ دُونوں بیٹے بادشاہ ہُوئے اور شدّت کے ساتھ غلبہ حاصل کیا یہاں تک کہ اہل مشرق و مغرب سب نے اُن کی اطاعت کی۔ شدید پہلے مر گیا اور شداد بلا نزاع تمام دُنیا کی بادشاہی میں مستقل ہُوا۔ وُہ کتابوں کے پڑھنے میں نہایت حریص تھا۔ جب وُہ بہشت کا ذکر سُنتا تھا کہ اُس کے یاقوت وزبرجد و مروارید کی عمارتیں ہیں تو چاہتا تھا کہ دُنیا میں بھی اُس کے مثل خدا کے مقابلہ میں ایک بہشت بنائے۔ غرض سو آدمیوں کو اُس بہشت کے بنانے پر مامور کیا اور اُن میں سے ہر ایک کی مدّد کو ہزار ہزار آدمی مقرر کئے اور کہا کہ جا کر ایک بہت بہتر اور تمام بیابانوں سے کشادہ میدان تلاش کرو اور اُس میں میرے لئے ایک شہر سونے، چاندی، یاقوت و زبرجد اور مروارید کا تیار کرو اُس کے ستون زبرجد کے بناؤ اُس میں قصر تیار کرو اور اُن قصروں پر کھڑکیاں بناؤ اور اُن کھڑکیوں پر بھی کھڑکیاں تیار کرو۔ اُن قصروں کے نیچے مختلف میوؤں کے درخت لگاؤ اور نہریں جاری کرو جیسا کہ میں نے کتابوں میں بہشت کے اوصاف دیکھے ہیں چاہتا ہوں کہ اُسی کے مثل دُنیا میں ایک شہر تعمیر کریں۔ شداد نے کہا کہ شاید تم لوگ نہیں جانتے کہ دُنیا کے تمام مُمالک میرے قبضہ میں ہیں۔ ان لوگوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ اس نے کہا کہ سونے چاندی اور جواہرات کے کانوں پر ایک ایک گروہ کو موکل کرو تا کہ جس قدر تم کو ضرورت ہو وہ

ترجمہ، اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ہدایت کی اور ان سے پہلے اور پیچھے بھی ہدایت کرنے والے گزر چکے تھے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے ﴿۲۱﴾ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔ اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اسے ہم پر لے آؤ ﴿۲۲﴾ (انہوں نے) کہا کہ (اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے۔ اور میں تو جو (احکام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

لوگ جمع کریں۔ علاوہ ازیں اور لوگوں کے پاس جس قدر سونا چاندی ہو حاصل کرو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بادشاہان مغرب و مشرق کو فرمان لکھے گئے اور لوگ دس سال تک جواہرات جمع کرتے رہے۔ پھر تین سو سال کی مدُت میں وُہ شہر تیار کیا گیا۔ شداد کی عمُر نو سو سال کی تھی۔ لوگوں نے اس کو اطلاع دی کہ ہم بہشت کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو اُس نے کہا اُس کے گرد ایک حصار تیار کر و اور اس حصار کے چاروں طرف ہزار قصر بناؤ اور ہر قصر کے پاس ہزار ہزار علم نصب کرو کیونکہ ہر قصر میں میرا ایک وزیر ساکن ہو گا۔ یہ سُنکر وہ لوگ واپس گئے اور اس کی خواہش کے مطابق سب کچھ تیار کر کے اس کے پاس واپس آئے اور اطلاع کی کہ سب کچھ تعمیر کر چکے۔ تب اُس نے حکم دیا کہ لوگ ارم ذات العماد چلنے کی تیاری کریں تو لوگ دس سال تک سامان سفر تیار کرتے رہے پھر شداد نے اپنے لشکر اور رعایا کے ساتھ روانہ ہُوا۔ جب اس ارم کے قریب پہنچا اور ایک شب کی مسافت باقی رہ گئی حق تعالیٰ نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر آسمان سے ایک آواز بھیجی جس کو سُنکر سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ نہ وہ خود ارم میں داخل ہو سکا اور نہ اس کے ساتھیوں میں سے کوئی جا سکا۔ (اے معاویہ) تیرے زمانہ میں مسلمانوں میں سے ایک شخص سُرخ رُو، سُرخ بالوں والا، کوتاہ قد جس کے ابرو اور گردن خالی ہوں گے اپنا اونٹ تلاش کرتا ہُوا اُس بہشت میں داخل ہو گا۔ وُہ شخص معاویہ کے پاس موجُود تھا جب کعب نے اُس کو دیکھا کہا خدا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ہوں کہ تم لوگ نادانی میں پھنس رہے ہو ﴿۲۳﴾ پھر جب انہوں نے اس (عذاب کو) دیکھا کہ بادل (کی صورت میں) ان کے میدانوں کی طرف آرہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا۔ (نہیں) بلکہ (یہ) وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے یعنی آندھی جس میں درد دینے والا عذاب بھرا ہوا ہے ﴿۲۴﴾ ہر چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے تباہ کئے دیتی ہے تو وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ﴿۲۵﴾ اور ہم نے ان کو ایسے مقدور دیئے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیئے اور انہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے۔ تو جب کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو نہ تو ان کے کان ہی ان کے کچھ کام آسکے اور نہ آنکھیں اور نہ دل۔ اور جس چیز سے استہزاء کیا کرتے تھے اس نے ان کو آگھیرا ﴿۲۶﴾ سورة الأحقاف

کی قسم یہی مرد ہے۔ پھر آخر زمانہ میں دین حق کے پیرو اُس بہشت میں داخل ہوں گے۔ ہشام بن سعد سے منقول ہے کہ میں نے اسکندریہ میں ایک پتھر دیکھا جس میں لکھا تھا کہ میں شدّاد بن عاد ہوں جس نے ارم ذات العمار تعمیر کیا جس کے مانند کوئی شہر مخلوق نہیں ہُوا اور بہت سے لشکر تیار کئے اور اپنے قوت بازو سے میدانوں کو ہموار کیا اور قصرہائے ارم تیار کرائے جس وقت کہ پیری اور موت نہ تھی اور پتھر نرمی میں پُھول کے مانند تھے اور میں نے بہت سا خزانہ بارہ منزل تک دریا میں ڈال دیا جس کو کوئی نکال نہ سکے گا۔ لیکن محمدّ ﷺ کی اُمّت اُس کو باہر لائے گی۔

ترجمہ، اور اے قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرادے کہ جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو۔ اور لوط کی قوم (کا زمانہ تو) تم سے کچھ دور نہیں ﴿۸۹﴾ سورۃ ھود

ترجمہ، اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر ڈالا) ﴿۳۸﴾ سورۃ الفرقان

ترجمہ، اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کر دیا) چنانچہ اُن کے (ویران گھر) تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں اور شیطان نے اُن کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور ان کو (سیدھے) رستے سے روک دیا۔ حالانکہ وہ دیکھنے والے (لوگ) تھے ﴿۳۸﴾ سورۃ العنکبوت

ترجمہ، اور عاد (کی قوم کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر نامبارک ہوا چلائی ﴿۴۱﴾ وہ جس چیز پر چلتی اس کو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی ﴿۴۲﴾ اور (قوم) ثمود (کے حال) میں (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو ﴿۴۳﴾ سورۃ الذاریات

ترجمہ، اور یہ کہ اسی نے پہلی (قوم) عاد کو ہلاک کیا ﴿۵۰﴾ سورۃ النّجم

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ و اجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally